Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

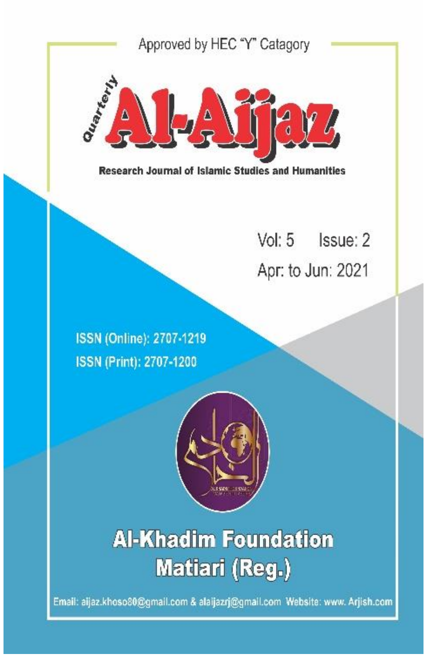

TOPIC:

The Development of Spouse in The Light of Holy Prophet Muhammad (PBUH)'S Relation with Sayyedah Aisha (R.A)

AUTHORS:

1. Muhammad Akram Hureri, Ph.D Scholar, (Quran Tafseer) AIOU Islamabad Pakistan, Ex-Research Associate, API Faculty, University of Malaya Malaysia. E-mail: mahurary@gmail.com
2. Mohammed Omer Rafique, Ph.D Scholar Islamic Finance, University of Malaya Malaysia. Email: omerrafiq1@gmail.com
3. Abdur Rehman Yousufi, Visiting Lecturer in Islamic Studies, Riphah International, University Islamabad. Email: hamid.khan701@yahoo.com ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-0602-1278

How to cite:
Hureri, M. A., Rafique, M. O., & Yousufi, A. R. (2021). Urdu-5 The Development of Spouse in The Light of Holy Prophet Muhammad (PBUH)'S Relation with Sayyedah Aisha (R.A). *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 53-73.
https://doi.org/10.53575/Urdu5.v5.02(21).53-73

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/281

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 53-73

Published online: 2021-05-05

QR Code

ازدواجی زندگی کاام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے تعلقات کی روشنی میں جائزہ

The Development of Spouse in The Light of Holy Prophet Muhammad (PBUH)'S Relation with Sayyedah Aisha (R.A)

Muhammad Akram Hureri*
Mohammed Omer Rafique**
Abdur Rehman Yousufi***

Abstract
The bonding between spouses is the integral part of practical life. This relationship results in a connection of responsibilities to fortify and strengthen the singular unit of the society under the divine commandment of Allah Almighty. The disregarding of these obligations causes anxiety and tension in the society. The article highlights the practices of Holy Prophet PBUH with his beloved and intelligent life partner Ayesha RA, to form the bases for a development model for the spouses. The study solves the problem of faint relationships of spouses through the mentorship model of Prophet PBH and deliberates different styles of development adapted by the Holy Prophet (PBUH) in his whole life to develop his family. The styles are taken through a content analysis research on different authentic Hadeeth and Seerah books to extract the real authentic knowledge about the life of Holy Prophet (PBUH). The study is limited to the traditions related to only one wife, Ayesha RA. The suggested model can be further extended by applying the same methodology on other wives of Holy Prophet PBUH.

Keywords: Quran, Holy Prophet PBUH, relationship, spouses, life.

تمہید

اللہ کریم نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو رہتی دنیا تک کے لئے اپنا رسول بنا کر بھیجا کیا۔ آپ ﷺ کی شخصیت زندگی کے ہر شعبہ میں کامل اور مکمل بنایا۔ گھر ہو یا باہر، رات ہو یا دن، سفر ہو یا حضر، سونا ہو یا جاگنا، امن ہو یا میدان جنگ اور معاملات ہوں یا معاشرت، آپ ﷺ کی زندگی کے ایک ایک گوشے کو مومنین نمایاں کرتے ہوئے اتباع کو لازم کر دیا گیا۔ وحی الٰہی کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے ہر میدان میں اعلی ترین معیارات متعین فرما دیے، جن کو مشعل راہ بنا کر کوئی بھی اپنی زندگی کو سنوار سکتا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت کا اہم ترین پہلو آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی ہے جس کی پیروی کرتے ہوئے ہم بہترین معاشرت کی بنیادیں استوار کر سکتے ہیں۔ ازواجی زندگی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جو آپ ﷺ کا طرز عمل رہا، اس کو یہاں زیر بحث لاتے ہوئے سیرت کے پہلو نمایاں کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ مسلمین

* Ph.D Scholar, (Quran Tafseer) AIOU Islamabad Pakistan, Ex-Research Associate, API Faculty, University of Malaya Malaysia.
E-mail: mahurary@gmail.com
** Ph.D Scholar Islamic Finance, University of Malaya Malaysia.
Email: omerrafiq1@gmail.com
*** Visiting Lecturer in Islamic Studies, Riphah International, University Islamabad.
Email: hamid.khan701@yahoo.com ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-0602-1278

ومومنین اپنی گھریلوں زندگیوں کو رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھال سکیں۔ گھریلوں زندگی کے بارے آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

"خیرکم خیرکم لاھلہ ، و انا خیرکم لاھلی"[1]

(تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے اھل والوں کے لئے اچھا ہے اور میں تم سب میں سے اپنے اھل والوں کے لئے اچھا ہو)

مسئلۃ البحث

موجودہ مسلم معاشرے میں دین کا جو شعبہ سب سے زیادہ بے توجہی کا شکار ہے، وہ شعبہ معاشرت ہے اور عموماً گھر کے اندر حسن معاشرت کا بڑا فقدان رہتا ہے۔ جو زوجین کے تعلقات میں خرابی کا باعث بنتا ہے، اور کبھی نوبت اس رشتہ کو ختم کرنے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلاق کی شرح ماضی کی نسبت بڑھتی جارہی ہے۔ اس مسئلہ کا ایک اہم جزو شوہر کا اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھنا ہے۔ لہذا اس کی اشد ضرورت ہے کہ سیرت کے معاشرتی پہلو کے ذریعے اپنے معاشرتی رویوں کو جانچا جائے۔ کتب حدیث میں ایسی کئی روایات موجود ہیں جن میں اگر قدرے امعان کے ساتھ غور کیا جائے تو خاصی رہنمائی ملتی ہے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

گزشتہ دہائی میں تربیت اور کاؤنسلنگ کا بڑھتا ہوا رجحان مغرب میں دیکھنے میں آیا ہے، یہاں تک کہ اس کو ایک کامیاب پیشے کے طور پر اختیار کیا جارہا ہے[2]۔ چونکہ وہاں خاندانی تعلقات مصائب کا شکار رہتے ہیں، لہذا خاندان کی بقاء کیلئے بھی کاؤنسلنگ کی جاتی ہے[3]۔ ان موضوعات پر کئی مقالات اور کتابیں لکھی جارہی ہیں۔

زوجہ کی تربیت کا جو ماڈل رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے ملتا ہے، اس پر بھی مقالات لکھے گئے ہیں[4]۔ خاص کر رسول اللہ ﷺ کا تعلق جو ان کی محبوب زوجہ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا، وہ ہمارے ذکر کسدہ مسئلہ کیلئے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ البتہ اس موضوع پر اب تک جو کام ہوا ہے، اس میں عموماً ام المومنین کا علمی کمال[5]، یا یا حدیث میں انکی خدمات[6]، یا سیاست میں ان کا کردار[7] کو اجاگر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ اس درجہ کمال پر کیسے پہنچیں، وہ کونسا مربی و مرشد تھا جس نے ان کو امت مسلمہ کا شاہکار بنادیا، تربیت کے اس طریقہ کار کو جاننے اور اس کی تقلید کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ ہماری معاشرے کی ازواج بھی گھریلو امور کے ساتھ امت کی رہنمائی کی سعادت حاصل کرسکیں۔

منہج تحقیق

اس مقالے میں مذکورہ مسئلہ کی تحقیق کیلئے معیاری منہج تحقیق یعنی Qualitative Analysis کو اپنایا گیا ہے۔ تعیین مواد یعنی ڈاٹا سامپلنگ کیلئے رسول اللہ ﷺ کی ازدواجی زندگی میں سے جو حصہ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا کے ساتھ گزرا ہے، اس سے متعلقہ احادیث صحیحہ کو چنا گیا ہے، اور اس کا Content Analysis کیا گیا ہے[8]، جس کے نتیجے میں اس ماڈل کو سامنے لانے

کی کوشش کی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ کی تربیت کیلئے اپنایا تھا، اور اس ضمن میں دونوں مقدس ہستیوں کے تعامل سے جو سنتیں ثابت ہوتی ہیں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

رخصتی سے پہلے بیوی کو شوہر کے لیے تیار کرنا

حضرت عائشہ سیدہ رضی اللہ عنہا (شادی کے وقت) بہت دبلی تھیں، ان کی والدہ نے بہت جتن کیے کہ ذرا موٹی ہو جائیں۔ کوئی اور تدبیر کارگر نہ ہوئی تو انھوں نے تازہ کھجور اور مرغی کھلانا شروع کی جس سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہار ضی اللہ عنہا کا جسم بھر گیا[9]۔ اس سے ثابت ہوا کہ دلہن کو شوہر کے لیے ظاہری زیبائش کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر تیار کرنا بھی سنت ہے۔

شوہر کے بالوں میں کنگی کرنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی للہ علیہ وسلم کے سر کی مانگ نکالتی، سر کے پچھلے حصے سے شروع کرتی اور آنکھوں کے درمیان پیشانی تک لے آتی۔[10]، رسول کریم صلی للہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے، آپ نے سر مبارک حضرت عائش سیدہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے اندر کیا اور انھوں نے حالت حیض ہی میں آپ کی کنگھی کی[11]۔

اس سے ظاہر ہوا کہ بیوی کا شوہر کو کنگی کرنا بھی سنت سے ثابت ہے اور مردوں کے لیے سر کے بالوں میں مانگ نکالنا سنت ہے۔ [12]

شوہر کا بیوی کے لیے صفائی کا اہتمام کرنا

حضرت عائشہ سیدہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول کریم صلی للہ علیہ وسلم گھر میں آنے کے بعد سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ بتایا: مسواک کیا کرتے تھے[13]۔

خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ گھر میں داخل ہو تو بیوی کے لیے مناسب صفائی اور زینت کرے، جیسا کہ بیوی سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ اس کے لیے زیب و زینت اختیار کرے۔ اس نیت سے گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔

شوہر کے آرام کا خیال رکھنا

ایک انصاریہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملنے آئیں تو دیکھا کہ ایک چوغہ دہرا کر کے بستر کی جگہ رکھا ہوا ہے۔ انھوں نے فوراً اون کا ایک گدا بھجوا دیا۔ رسول کریم صلی للہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو پوچھا: عائشہ رضی اللہ عنہا، یہ کیا؟ بتایا کہ فلاں انصاریہ نے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: واپس بھیج دو، لوٹا دو۔ اگر میں چاہتا تو اللہ سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ رواں کر دیتا۔[14]

- اس حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بیوی شوہر کے آرام کے لیے ممکنہ صورتیں اختیار کرے، لیکن رسول کریم ﷺ اپنے لیے دنیاوی تعیش کے سامان کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

گھر میں نفلی عبادات کا اہتمام کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی للہ علیہ وسلم کے آگے سوتی تھی۔ میرے پاؤں اس جگہ ہوتے تھے

جہاں آپ کا قبلہ ہوتا، (یعنی سجدے کرنے کی جگہ ہوتی)۔ آپ سجدہ کرتے ہوئے مجھے چھوتے تو میں ٹانگیں اکٹھی کر لیتی، جب قیام کرتے تو میں انھیں پھیلا لیتی۔ تب گھروں میں چراغ نہ ہوا کرتے تھے[15]۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمارے کمرے کا دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ ایک بار میں باہر سے آئی اور دروازہ کھولنے کو کہا۔ نبی محترم صلی للہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ (تین قدم سے کم) چل کر آئے، (ایک ہاتھ سے دروازہ)[16]۔ دروازہ کھولا اور پھر جا نماز پر کھڑے ہو گئے[17]۔

دوسری روایت کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول کریم صلی للہ علیہ وسلم تخت کے درمیان میں نماز تہجد ادا کرتے تھے، میں قبلہ کی طرف آپ کے سامنے پڑی ہوتی تھی۔ رفع حاجت کی ضرورت ہوتی تو کھڑا ہو کر آپ کے سامنے آنا برا معلوم ہوتا، اس لیے میں کھسک کر اتر جاتی[18]۔

- اس سے ثابت ہوا تخت پر سونا جائز ہے، نیز بیوی کا شوہر کے سامنے سونا بھی جائز ہے۔[19]
- اگر دوران نماز بیوی کے پاؤں سامنے ہوں تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی، نیز نماز میں بیوی کو چھونے سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔[20]
- اگر کوئی شخص دروازہ کے سامنے کی طرف نماز پڑھے تو دروازہ بند کر لے تاکہ سترہ ہو جائے۔[21]

تہجد کے لیے بیوی کو جگانا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے جگا دیتے اور میں بھی وتر ادا کرتی۔[22]

تہجد کے وقت شوہر کو چاہیئے کہ وہ اپنی بیوی کو بھی جگائے، نیز اگر بیوی کی وتر رہ گئی ہو پھر تو اٹھانا ضروری ہے، تاکہ وہ واجب وتر ادا کر لے۔[23]

عبادت سے فراغت کے بعد بیوی سے باتیں کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آخر شب رسول للہ صلی للہ علیہ وسلم تہجد ادا کر لیتے تو میری طرف دیکھتے۔ میں جاگ رہی ہوتی تو باتیں کرتے، اگر سوئی ہوئی ہوتی تو بیدار کر دیتے۔ آپ دو مزید رکعتیں ادا کر کے لیٹ جاتے۔ مؤذن آ کر نماز فجر کی خبر دیتا تو دو ہلکی رکعتیں پڑھ کر فرض پڑھانے نکل جاتے۔[24]

عبادت سے کچھ فراغت کے بعد بیوی سے باتیں کرنا بھی سنت سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ کی اس بات چیت سے یہ بھی غرض ہوتی تھی کہ فجر کے فرائض اور سنتوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہو جائے۔[25]

شوہر کا نام لینا

نبی مکرم صلی للہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ کب تم غصہ کرتی ہو اور کب خوشی سے

بولتی ہو، پوچھا: کیسے ؟میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا: جب راضی ہو تو اس طرح قسم کھاتی ہو، محمد کے رب کی قسم اور جب غصہ میں آتی ہو تو کہتی ہو، نہیں ابراہیم کے رب کی قسم۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، اے للہ کے رسول ﷺ، تب میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں نہ کہ خود آپ کو۔(یعنی قلبی محبت باقی ہی رہتی ہے۔)[26]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! کونسی چیزیں ایسی ہیں جن کا منع کرنا جائز نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی، آگ اور نمک۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ، پانی کے بارے تو ہم جانتے ہیں، لیکن آگ، اور نمک کیوں روکنا منع ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمیراء! جس نے آگ دی ایسا ہے جیسا کہ جتنا کھانا اس آگ سے بنا وہ صدقہ میں دیا، اور جس نے نمک دیا وہ ایسا ہے کہ پورا کھانا جس کا ذائقہ اچھا ہوا وہ صدقہ کیا۔[27]

اس سے معلوم ہوا کہ بیوی کے لیے شوہر کا نام منہ سے کہہ دینا بے ادبی کی بات نہیں نہ ہی اس سے نکاح پر کوئی اثر پڑتا ہے جیسا کہ بعض نادان لوگوں کا فہم ہے، بلکہ بعض حالات میں شوہر کا نام لینا محبت کی علامت ہے۔ البتہ شوہر کا نام لے کر اس کو پکارنا بے ادبی ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

"ویکرہ أن یدعو الرجل أباہ وأن تدعو المرأة زوجها باسمه"[28]

(اپنے والدین کو نام لیکر پکارنا اور بیوی کا شوہر کو نام لے کر پکارنا مکروہ ہے)۔

بلکہ شوہر و بیوی کے لیے ایک دوسرے کو ایسے الفاظ میں مخاطب کرنا چاہیے جو مناسب اور محبت بھرے ہوں، اس سے آپس میں اچھے تعلقات استوار ہوتے ہیں اور محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کو حمیراء کہہ کر پکارتے تھے۔

کئی بیویوں میں برابری کرنا

اہل ایمان عام طور پر اپنے تحفے رسول للہ صلی للہ علیہ وسلم کے پاس میں اس دن پیش کرتے، جب آپ ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوتے۔ باقی بیویاں ام سلمہ کے پاس جمع ہوئیں اور آپ ﷺ کے حضور التجا کرنے کو کہا کہ لوگوں کو ہدایت کریں کہ آپ ﷺ جہاں بھی ہوں، ہدیے دے دیا کریں۔ ام سلمہ نے یہ بات عرض کی تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ اپنی ساتھی ازواج کے اصرار پر انھوں نے دوسری بار کہا تو بھی آپ ﷺ خاموش رہے۔ تیسری دفعہ یہی بات کہی تو فرمایا: مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے باب میں تکلیف نہ پہنچاؤ، وللہ! اس کے علاوہ کسی زوجہ کے لحاف میں ہوتے ہوئے مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ ام سلمہ نے اسی وقت توبہ واستغفار کی۔ ازواج مطہرات نے اب سیدہ فاطمہ کو بھیجا۔ انھوں نے کہا: آپ کی بیویاں بنت ابو بکر کے معاملے میں عدل چاہتی ہیں۔ نبی صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بچی، کیا

تم وہ عمل پسند نہیں کرتی جو میں کرتا ہوں؟ انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، امہات المومنین نے تیسری بار حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا۔ وہ آپ سے اونچی آواز میں بولیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سن لیا اور ان کو برا بھلا کہا۔ آپ نے فرمایا: یہ ابو بکر کی بیٹی ہے۔[29]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم ازواج کی باری مقرر کرنے میں کسی کو ترجیح نہ دیتے تھے۔ کم ہی کوئی ایسا دن ہوتا کہ آپ تمام ازواج کے پاس نہ جاتے، لیکن قربت اسی اہلیہ کی اختیار کرتے جس کے پاس رات بسر کرنا ہوتی۔ سن رسیدہ ہونے کے بعد، آپ کی مفارقت سے بچنے کے لیے ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ، میری باری عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیجیے۔[30] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مزید بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب باشی اپنی ازواج میں تقسیم کرتے تھے اور اس میں عدل سے کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ، میری یہ تقسیم اس امر میں ہے جو میرے دائرۂ اختیار میں ہے۔ محبت و میلان میں مجھے ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے اور میرے بس سے باہر ہے۔[31]

اس سے معلوم ہوا کہ:

- ایک فرد کی کئی بیویاں ہوں تو ان میں برابری کرنے کا حکم ہے، لیکن محبت میں برابری کرنا شوہر پر لازم نہیں، بلکہ یہ شوہر کے اختیار میں بھی نہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ مذکورہ دعا کیا کرتے تھے۔
- ہدیہ ایسے وقت میں کرنا چاہیئے جب کہ 'مہدی الیہ' سکون اور خوشی کی حالت میں ہو۔ اس سے سرور میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔
- جب بیوی کوئی بات کرے بعض حالات میں خاموشی بہترین جواب ہوتا ہے۔
- نیز بیوی اپنے حق میں کوتاہی سمجھے تو اس کا مطالبہ کرنا یا کسی ذریعہ سے بات پہنچانا جائز ہے۔
- ازواج مطہرات رسول کریم ﷺ سے حیاء کرتی تھیں، کہ ہر بات بے دھڑک خود نہ کہہ سکتی تھیں۔ اور نبی کریم ﷺ کے سمجھانے پر فورا سمجھ جاتی تھیں۔ شوہر کے سمجھانے پر بیوی کو سمجھ جانا چاہیئے۔[32]

سوتنوں کا باہمی تعلق

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے جو ایک جگہ اکٹھی تھیں، آپ سے سوال کیا کہ ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے آملے گی؟ فرمایا: جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہوں گے۔ آپ کا مطلب تھا، جو سب سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والی ہوگی، لیکن ازواج مطہرات نے پیمانے سے اپنے اپنے ہاتھوں کی پیمائش کر ڈالی۔ حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے

نکلے۔ حضرت زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو انھیں آپ کا فرمان سمجھ آیا۔ حضرت زینب کھلے دل سے انفاق کیا کرتی تھیں۔[33] حضرت زینب بنت جحش خوب صورتی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہم مثل تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ متقی، راست گو اور امانت دار خاتون نہیں دیکھی۔

اس حدیث میں سوتنوں کے باہمی تعلق کی تعلیم ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا باوجود اپنے ہم مثل ہونے کے ان کی تعریف فرماتی تھیں۔

بیویوں کو آخرت کی یاد دلانا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ذہن میں دوزخ کا خیال آیا تو رونا شروع کر دیا۔ آنحضرت صلی للہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمھیں کیوں رونا آیا؟ کہا: مجھے نار جہنم کا خیال آیا تو رونا نکل گیا، کیا روز قیامت آپ اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟۔ فرمایا: تین مقام ایسے ہیں کہ کوئی بھی کسی کو یاد نہیں کرے گا (1) میزان قائم ہوتے وقت، حتیٰ کہ پتا چل جائے کہ ترازو اٹھتا ہے یا برابر ہوتا ہے۔ (2) نامۂ اعمال پکڑاتے وقت، یہاں تک کہ معلوم ہو جائے، دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے، بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے پکڑایا جاتا ہے اور (3) صراط کی جگہ، جب جہنم کے اوپر گزارا جائے گا۔[34]

ایک بار رسول مکرم صلی للہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں۔ فرمایا: تمھیں کس بات نے رلا دیا؟ بتایا، مجھے دجال یاد آ گیا تو میں نے رونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اگر دجال میری زندگی میں آیا تو میں تم سب کا اس سے دفاع کروں گا۔[35] حضرت ام سلمہ کی روایت میں اضافہ ہے کہ اگر وہ میری زندگی کے بعد آیا تو للہ صالحین کے ذریعے سے تمھارا بچاؤ کرے گا۔[36]

اپنی بیوی کی اصلاح باطن کی فکر کرنا شوہر ہی کی ذمہ داری ہے، لہذا جیسے ہی موقع ملے آخرت کا تذکرہ کرنا چاہیئے، تاکہ دنیا کی رنگینیوں میں رہتے ہوئے بھی آخرت کی طرف نگاہ رہے۔ رسول کریم ﷺ کے گھروں میں اس کا خاص اہتمام تھا کہ آخرت کا تذکرہ ہوتا تھا کہ رسول مکرم ﷺ کے خاندان میں سے ہونا نجات کے لیے کافی نہ ہوگا[37]، ہمارے گھروں میں یہ تذکرے تقریباً ناپید ہوگئے۔ مساجد میں تو یہ تذکرے خطبات میں آتے ہیں لیکن گھر والے آپس میں ان باتوں کا تذکرہ نہیں کرتے۔

لڑکی کے والد کا لڑکی کو تنبیہ کرنا

ایک بار نبی کریم صلی للہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر سے فرمایا: کیا آپ مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے معذرت نہیں دلا دیتے؟ حضرت ابو بکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر زور سے مارا تو آپ نے فرمایا: للہ آپ پر رحم کرے، میں یہ نہیں چاہتا تھا۔

ایک بار حضرت ابو بکر آں حضور صلی للہ علیہ وسلم سے ملنے آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بلند آواز میں بولتے سنا۔ وہ حجرے میں داخل ہوئے اور اپنی بیٹی کو یہ کہہ کر مارنے کے لیے لپکے کہ میں نے تمھیں نبی مکرم صلی للہ علیہ وسلم سے اونچی آواز میں بولتے کیوں دیکھا ہے؟ آپ نے انھیں روک لیا تو وہ غصے کی حالت ہی میں چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد فرمایا: دیکھا میں نے تمھیں کیسے بچالیا؟ کچھ دن گزرے تھے کہ حضرت ابو بکر پھر آئے تو دیکھا کہ دونوں صلح صفائی سے بیٹھے ہیں۔ کہا: تم نے مجھے اب حالت صلح میں، پہلے حالت جنگ میں اپنے گھر میں داخل کیا تھا۔ نبی صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یہی بات ہے، ہاں ہم نے ایسا ہی کیا ہے۔[38]

زوجین میں باہمی رنجش کا پیدا ہو جانا فطری امر ہے، اس صورتحال میں اگر شوہر معذرت کرلے اور معافی مانگ لے تو اس سے شوہر کی عزت کم نہیں ہو جاتی، اس ناراضگی کی کیفیت میں بھی رسول اللہ ﷺ کو اپنی زوجہ کی ایذا گوارا نہیں تھی، بلکہ ان کی تکلیف پر افسوس کا اظہار فرمایا۔ نیز لڑکی کے والد کو چاہیئے کہ اس کو شوہر سے حسن سلوک اور اس کی فرمانبرداری کی تلقین و تنبیہ کرے۔

ماہواری کے ایام میں نبی مکرم ﷺ کا طرز عمل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں ایام سے ہوتی تھی، جب اللہ کے رسول صلی للہ علیہ وسلم میری گود میں سر رکھتے ہوئے قرآن پاک پڑھتے۔[39]، میں حائضہ ہوتی اور آپ کے پہلو میں لیٹی ہوتی۔ آپ اس حالت میں تہجد ادا کرتے کہ میری چادر کا کچھ حصہ آپ پر اور کچھ میرے اوپر ہوتا۔[40]، میں اور اللہ کے رسول صلی للہ علیہ وسلم ایک ہی چادر اوڑھ کر سوتے۔ آپ کے کپڑوں پر کوئی داغ لگ جاتا تو آپ کپڑے کا اتنا حصہ ہی دھو کر پہن لیتے۔[41] حضرت عائشہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے رسول للہ صلی للہ علیہ وسلم نے مسجد سے جا نماز پکڑانے کو کہا: میں نے عرض کیا: میں حیض سے ہوں، فرمایا: حیض تمھارے ہاتھ میں نہیں۔[42]

- ماہواری کے ایام میں بھی بیوی کے ملاطفت میں فرق نہیں آنا چاہیئے،
- اس ملاطفت کی حالت میں قرآن پڑھنا بھی جائز ہے۔[43]
- ناپاکی کی وجہ سے دور رہنے کا حکم نہیں۔ البتہ مخصوص اعضاء کے قریب جانے کی ممانعت ہے۔

کھانا کھانے میں ملاطفت

دوران ایام میں میں ہڈی چوس کر آپ کو دیتی اور آپ اسی جگہ پر دہن مبارک رکھ دیتے جہاں میں نے رکھا تھا۔ میں پانی پی کر برتن آپ کو دیتی اور آپ اسی جگہ سے منہ لگا کر پی لیتے جہاں سے میں نے پانی پیا تھا۔[44]

یہ بھی سنت ہے کہ اظہار محبت کے لیے شوہر یا بیوی اسی جگہ سے کھائے یا پیے جہاں سے دوسرے نے کھایا یا پیا ہے۔[45]

بیویوں کے فطری خیالات کی اصلاح کرنا

حضرت عائشہ طاہرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے نبی کریم صلی للہ علیہ وسلم کو پاس نہ پایا تو سمجھی کہ وہ اپنی کسی دوسری زوجہ کے ہاں چلے گئے ہیں۔ میں ڈھونڈ کر آئی تو دیکھا کہ آپ رکوع کر رہے ہیں یا سجدے میں پڑے ہیں اور ان کلمات کا ورد کر رہے ہیں: 'سبحانک وبحمدک لا إله إلا أنت' (اے للہ، میں تیری پاکی تیری حمد کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! میں کس خیال میں تھی اور آپ کس کام میں مصروف ہیں۔[46]

ایک رات رسول مکرم صلی للہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے نکلے تو وہ شک میں مبتلا ہو گئیں۔ آپ لوٹے تو پوچھا: کیا تمھیں رقابت محسوس ہونے لگی تھی؟ کہا: میری طرح کی نو عمر بیوی اپنے خاوند پر شک ہی تو کرے گی۔ آپ نے فرمایا: اچھا تو تمھارا شیطان آگیا ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تو کیا ایک شیطان میرے ساتھ لگا ہے؟۔ فرمایا: ہاں، پوچھا: گویا ہر انسان کا الگ شیطان ہوا؟ جواب ارشاد ہوا: ہاں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تو کیا آپ کا بھی شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: بالکل، لیکن میرے رب نے میری اعانت کی تو وہ مسلم ہو گیا۔[47]

ایک شب آں حضور صلی للہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں استراحت فرما رہے تھے۔ یک دم آپ اٹھے، چادر اور نعلین پاس رکھ لیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سونے کا گمان ہوا تو چپکے سے چادر اوڑھی، جوتے پہنے اور ہولے سے دروازہ کھول کر بند کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ابھی بیدار تھیں، انھوں نے بھی ایک چادر سر پر اوڑھی، گھونگٹ مارا، ایک چادر گرد لپیٹی اور آپ کے پیچھے چل پڑیں۔ آپ جنت البقیع پہنچ کر دیر تک کھڑے رہے، تین بار (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے، پھر واپسی کا رخ کیا۔ آپ تیز چلے تو عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تیز چلیں، آپ دوڑے تو وہ بھی دوڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے گھر پہنچنے میں سبقت کی۔ وہ لیٹ چکی تھیں، جب آپ حجرے میں داخل ہوئے۔ حضرت عائشہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی کیفیت دیکھ کر پوچھا: کیا بات ہے، تمھارا سانس اور پیٹ کیوں پھولا ہوا ہے؟ انھوں نے کہا: کچھ نہیں، تو فرمایا: مجھے اللہ، باریک بین و خبیر خبر کر دے گا۔ تب حضرت عائشہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے ساری بات کھول دی۔ فرمایا: میں نے اپنے آگے ایک ہیولا سا دیکھا، وہ تم تھیں۔ انھوں نے ہاں کہا، تو آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا جس سے ان کو درد ہوا۔ پھر فرمایا: تم سمجھتی تھی کہ اللہ و رسول تمھارا حق ماریں گے؟ یعنی تمھاری باری کسی اور زوجہ کو دے دیں گے۔ مجھے جبریل علیہ السلام بلانے آئے تھے، انھوں نے تمھیں مخاطب نہیں کیا، کیونکہ تم زائد کپڑے اتار چکی تھی۔ میں نے بھی تمھیں سوتا خیال کیا۔ تمھارے لیے بھی رب کا حکم ہے کہ اہل بقیع کے پاس جا کر ان کے لیے دعاے مغفرت کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: میں کیا دعا

کروں؟آپ نے فرمایا: کہنا: "السلام علی أہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین وأنا إن شاء اللہ بکم للاحقون"، ”مومنوں اور مسلمانوں سے آباد دیار خموشاں کے رہنے والو، تم پر سلامتی ہو۔ اللہ ہم میں سے پہلے رخصت ہو جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم کرے۔ہم بھی جب اللہ نے چاہا، تم سے آن ملیں گے“۔[48] یہ بھی سنت ہے کہ شوہر موقع بہ موقع بیوی کی اصلاح کرے، یہاں آپ ﷺ نے زوجہ کی ایک بدگمانی کو شیطان کی طرف پھیر دیا اور اصلاح بھی کر دی۔

- نیز شوہر اگر صاحب علم ہو تو بیوی کو اس سے علمی فائدہ بھی لینا چاہیئے۔
- شوہر پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنی زوجہ محترمہ کو احکام شریعت اور دعائیں وغیرہ سکھاتا رہے۔

احکام غیر واجبہ کو شوہر کی خدمت کی وجہ سے مؤخر کرنا

حضرت عائشہ طیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مجھ پر رمضان کے جو روزے قضا ہوئے، ان کو اگلے برس شعبان ہی میں ادا کیا کرتی تھی، کیونکہ آپ کی خدمت میں مشغول رہتی تھی۔[49]

شوہر کی خدمت کرنا بیوی کی عرفی و شرعی ذمہ داری ہے، اس کی وجہ فرائض کے علاوہ اعمال بھی مؤخر کیے جا سکتے ہیں۔

بیوی کے ساتھ پر فضا مقام پر نکلنا

حضرت عائشہ طیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک سفر میں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ لگائی اور آپ ﷺ سے آگے بڑھ گئی۔ کچھ عرصہ بعد مجھ پر فربہی آ گئی، ہم نے دوبارہ دوڑ لگائی تو آپ کو سبقت مل گئی۔ فرمایا: یہ تمھاری گذشتہ جیت کا بدلہ ہے۔[50]

بیوی کے ساتھ پر فضا مقام پر جانا بھی سنت ہے، بشرطیکہ پردہ کے ساتھ ہو۔ نیز بیوی سے مسابقت و مقابلہ کرنا بھی سنت سے ثابت ہے۔

بیویوں کا ہر حال میں شوہر کا ساتھ دینا اور اپنی ضروریات کو قربان کرنا

حضرت عائشہ طیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو ماہ میں تین چاند طلوع ہوئے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں چولہا نہ جلا۔ راوی حدیث عروہ نے پوچھا: خالہ، آپ زندگی کیسے بسر کرتی تھیں؟بتایا: کھجور اور پانی سے یا انصاری پڑوسیوں سے دودھ آجاتا تھا۔[51]، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے دن میں دوبار کھانا کھاتے تو ایک وقت کھجور ہی ہوتی۔[52]، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جس گھر میں کھجور ہو، اس کے مکین بھوکے نہیں رہتے۔[53]، یہ بھی فرمایا: جس گھر میں کھجور نہ ہو، اس میں رہنے والے بھوکے رہتے ہیں۔[54]، حضرت عائشہ طیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آل محمد ﷺ نے جب سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ آئے اور آپ کی وفات ہوئی، گندم کی روٹی لگاتار تین دن بھی نہیں کھائی۔[55]، حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول مکرم صلی للہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میرے گھر کے طاق میں پڑی جو کی ایک تھیلی کے علاوہ کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ میں کئی دن یہ جو کھاتی رہی، (از راہ تجسس) میں نے اس کی مقدار جانچنے کی کوشش کی تو وہ جلد ختم ہو گیا۔[56]یعنی جب تک دیکھا نہ تھا اس کی ختم ہونے کی مدت معلوم نہ تھی، دیکھ کر مدت معلوم ہو گئی اور اس مدت پر وہ ختم ہو گیا۔[57]

نیز رسول کریم ﷺ کے گھروں کی عام حالت یہ تھی کہ زندگی کی ضروریات کم ہی پوری ہوتی تھیں اور زندگی نہایت سادہ گزاری جاتی تھی[58] پھر بھی ازواج عموماً صبر وشکر سے رہتی تھیں اور اسی وجہ سے ان کے گھروں میں برکتیں بھی تھیں۔ لہذا سنت ہے کہ کسم پرسی کی حالت ہو تو بھی بیوی شوہر کا ساتھ دے، یہاں تک کہ کھانے میں فاقہ ہونے لگے تو بھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔[59]

شوہر اور بیوی کامل کر کاموں کو انجام دینا

رسول کریم صلی للہ علیہ وسلم نے قربانی کے لیے ایک سینگوں والا مینڈھا منگوایا جو چلنے، بیٹھنے اور دیکھنے میں سیاہ نظر آتا تھا، یعنی اس کے پاؤں، پیٹ اور آنکھوں کے گرد والا حصہ سیاہ تھے۔ ارشاد کیا: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، چھری لاؤ۔ پھر فرمایا: اسے پتھر سے رگڑو۔ حضرت عائشہ طیبہ رضی اللہ عنہا نے چھری تیز کر کے آپ کو دی تو آپ نے مینڈھے کو پہلو کے بل لٹایا اور "باسم الله، اللّٰهم تقبل من محمد و آل محمد و من أمة محمد" (اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہوں۔ اے اللہ، محمد ﷺ کی طرف سے، ان کی اولاد اور امت محمدیہ ﷺ کی طرف سے قبول کر لے) پڑھتے ہوئے ذبح فرمادیا۔[60]، بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کے کاموں میں اس کی مدد کرے۔

- نیز شوہر کو بھی چاہیئے کہ گھر کے کام خود کرے۔
- اپنی قربانی خود ذبح کرنا بہتر ہے اور ذبح میں ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ جانور تڑپنے کے دوران قابو سے نہ نکل جائے۔[61]

عابس بن ربیعہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا نبی صلی للہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ عیدالاضحی کی قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ تک کھایا جائے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ نے ایسا حکم ارشاد کیا، جب لوگ قحط کا شکار تھے اور دیہات کے فاقہ کش عیدالاضحیٰ منانے مدینہ چلے آئے تھے۔ آپ نے تین دن کی پابندی لگائی تاکہ مدینہ کے لوگ زائد گوشت ان غریبوں کو کھلادیں۔ ہمارا حال تو یہ تھا کہ قربانی کے پائے سنبھال کر رکھتے اور کہیں پندرہ دن کے بعد کھاتے تھے۔ پوچھا گیا: ایسی کیا مجبوری ہوتی تھی؟ حضرت عائشہ طاہرہ رضی اللہ عنہا ہنسیں اور کہا: حضرت محمد صلی للہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی برابر تین دن تک گیہوں کی روٹی اور سالن پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ اسی حالت میں آپ کی وفات ہوئی۔ عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت اس طرح ہے: جب اگلا برس آیا، آپ سے

درخواست کی گئی: یارسول اللہ، لوگ قربانی کیے ہوئے جانوروں سے بہت فائدہ اٹھایا کرتے تھے، ان کی چربی اکٹھی کرتے اور ان کی کھالوں کی مشکیں بنالیتے تھے۔ فرمایا: میں نے تو مدینہ میں آنے والے خانہ بدوشوں (اور خشک سالی) کی خاطر منع کیا تھا۔ اب گوشت کھاؤ، صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو۔[62] گھر کی مستقبل کی ضرورت کے لیے گوشت وغیرہ کو ذخیرہ کر کے رکھنا کہ بعد میں کام آئے یہ بھی سنت سے ثابت ہے۔[63]

باہر سے آئی ہوئی چیز کے بارے میں شوہر کو بتانا

امام حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت نسیبہ (ام عطیہ) انصاریہ کے پاس صدقے کی ایک بکری آئی تو انھوں نے حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے تو کھانے کا پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: خیرات کی اسی بکری کا گوشت ہے جو نسیبہ نے بھیجا۔ آپ نے فرمایا: لاؤ! اب اس کا کھانا درست ہو گیا ہے، (یعنی ہمارے لیے وہ صدقہ نہیں رہا، ہدیہ بن گیا ہے۔[64]

بیوی کو چاہیئے گھر میں جو چیز باہر سے آئی ہے بالخصوص کسی چیز کے بارے میں شک ہو تو، اس کے بارے میں شوہر کو از خود بتائے کہ کس نے بھیجا ہے۔ جیسا کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہم سایہ ایرانی تھا جو شوربا بہت اچھا بناتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے شوربا تیار کیا اور آپ کو کھانے کی دعوت دینے آیا۔ آپ نے پوچھا "کیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے بھی ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: تو میں نہیں آتا۔ دوسری بار بھی یہی مکالمہ ہوا۔ تیسری بار وہ دعوت بعام دینے آیا تو آپ کے استفسار پر بولا: ہاں، عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کو بھی دعوت ہے۔ تب آپ جانے کے لیے لپکے"۔[65]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس شوربے میں رغبت رکھتی تھیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: ممکن ہے کہ ایرانی نے اکیلے آپ کے کھانے کا اہتمام کیا ہو، اس لیے وہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کو بلانے میں متامل ہوا، تاہم شبیر احمدؒ عثمانی رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وہ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں سوء ظن کا شکار ہو، اسی لیے آپ نے ان کی شمولیت پر اصرار کیا۔

بیوی کی غلطی پر ناراضگی کے ذریعے تنبیہ کرنا

حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے اور اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے چہرۂ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو توبہ کی اور پوچھا: مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا؟ سوال فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟، میں نے کہا: یہ میں نے خرید کیا ہے تاکہ آپ ﷺ اس سے ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا: روز قیامت تصاویر رکھنے والوں کو سزا دی جائے گی اور ان سے بولا جائے گا کہ اپنی تراش کی ہوئی تصویروں میں روح ڈالو۔ جس کے گھر میں تصویریں ہوں، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔[66] اس سے ملتا جلتا ایک واقعہ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا ہی نے اس طرح بیان کیا

ہے کہ آنحضرت صلی للہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے۔ میں نے آپ کی غیر موجودگی میں اپنے حجرے کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا دیا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ واپس لوٹے تو میں نے سلام کیا اور کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو عزت واکرام سے نوازا۔ آپ نے پردے کو دیکھا اور سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ پھر اسے اتار پھینکا اور فرمایا: اللہ نے ہمیں حکم نہیں دیا کہ اس کے دیے ہوئے رزق سے پتھروں اور اینٹوں کو جامہ پہنائیں۔ حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے پردے کو پھاڑ کر اس کے دو گدے (یا تکیے) بنا ڈالے جو گھر میں پڑے رہے اور آپ ان پر بیٹھا کرتے۔[67] ایک حدیث کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے گھر کے ایک طرف ایک پردہ لٹکا رکھا تھا (جس پر تصاویر نقش تھیں)۔ نبی صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ہٹادو، اس پردے کی مورتیں مجھے دنیا یاد دلاتی ہیں اور نماز کی یکسوئی میں خلل ڈالتی ہیں۔[68] حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی دوسری روایت کے مطابق آپ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش ونگار تھے، فرمایا: یہ نقش ونگار میرا دھیان بٹاتے ہیں۔ ابو جہم عامر بن حذیفہ کی تحفہ کی ہوئی یہ چادر واپس دے آؤ اور مجھے ان کا انبجان (شام کا ایک مقام، دوسرا نام: منبج) کا بنا ہوا سادہ کمبل لادو۔[69]

حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے لیے ایک وقت متعین کیا۔ معینہ وقت ہو گیا، لیکن جبریل علیہ السلام نہ آئے۔ نبی صلی للہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی، اسے پھینکا اور فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پتا چلا کہ آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: یہ کتا یہاں کب گھس آیا؟ بتایا: واللہ! مجھے علم نہیں۔ آپ کے حکم پر اسے نکال دیا گیا تو جبریل آئے اور کہا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا مورت ہو۔[70] ایسی ہی روایت ام المومنین حضرت میمونہ سے بھی مروی ہے۔[71] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی للہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھ کر پوچھا: عائشہ رضی اللہ عنہا، یہ کیا؟ کہا: یارسول للہ، یہ میں نے آپ ﷺ کے سامنے زیب وزینت اختیار کرنے کے لیے بنوائی ہیں۔ کیا تم نے ان کی زکوۃ ادا کر دی ہے؟ سوال فرمایا، جواب ملا: نہیں۔ فرمایا: یہ جہنم میں لے جانے کے لیے کافی ہیں[72]۔

مذکورہ احادیث سے کئی امور مستفاد ہوئے۔

- آپ ﷺ نے تنبیہ کے لیے بھی پہلے تحقیق کی اور سوال فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ نیز سونے کے کنگن دیکھے تو پہلے سوال فرمایا، پھر تنبیہ فرمائی۔
- نبی مکرم ﷺ نے گھروں میں سادگی کی ترغیب فرمائی ہے۔ بلاضرورت خرچ اور اسراف آپ کو ناپسند تھا۔

- بیوی کو شوہر کے سفر سے واپسی پر اپنی اور گھر کی مناسب تزئین کرنی چاہیئے۔
- تصاویر کا رکھنا جائز نہیں مقام اہانت میں ہوں تو شرعاً گنجائش ہے۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ غالب امکان ہے کہ گدے بناتے ہوئے وہ تصویریں کٹ پھٹ گئی ہوں۔
- کسی ناجائز یا گناہ کے کام پر سختی کے ساتھ تنبیہ کرنی چاہیئے، تاکہ گناہ کی اہمیت کا اندازہ ہو۔
- کوئی گناہ یا غلطی بالتعیین معلوم نہ ہو تب بھی معافی مانگ لینی چاہیے، جیسا ام المؤمنین نے غلطی معلوم نہ ہونے کی حالت میں استغفار کیا۔ نیز اس سے سامنے والے کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔[73]
- کسی چیز کا ایک استعمال ناجائز ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کو ضائع کرنے کے بجائے کسی ممکنہ جائز استعمال میں لے آئے سمجھداری کا تقاضا بھی یہ ہے۔
- تصویروں والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کوئی بھی ایسی کپڑے پہننا جو کہ نمازی کے دھیان کو خراب کرے اس سے بچنا چاہیئے۔[74]
- نبی صلی للہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کا نماز میں کیا دھیان ہو گا، اس کے باوجود آپ نے منقوش و مصور اشیا کا پاس سے ہٹانا ضروری خیال فرمایا۔
- نیز اعلی بات یہ ہے کہ دنیا کی زیبائش والی چیزیں پاس نہ ہوں تاکہ ان کی وجہ سے دل دنیا میں مشغول نہ ہو جائے۔

دختر رسول حضرت فاطمہ کے ہاتھ چکی پیستے پیستے پھٹ گئے تھے۔ انھیں معلوم ہوا کہ رسول للہ صلی للہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جنگی قیدی آئے ہیں تو آپ سے ایک خادم کا تقاضا کیا۔ آپ نے ان کی بات نہ مانی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی سفارش کی۔ آپ رات کے وقت ان کے پاس تشریف لائے تو یہ بستر میں پڑی تھیں۔ فرمایا: ''جب سونے کے لیے بستر میں داخل ہو تو چونتیس دفعہ 'اللہ اکبر'، تینتیس بار 'الحمد للہ' اور تینتیس دفعہ 'سبحان اللہ' کہہ لو۔ یہ تمھارے مطالبے سے بہتر ہے''۔[75]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول محترم ﷺ اپنے قریب ترین متعلقین کو دنیا کی چیزوں سے دور رکھنا ہی پسند فرماتے تھے۔ اس کے مقابلے میں ان کو آخرت کے کاموں کی ترغیب دیتے تھے۔ نیز اس میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بھی ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہ نے اپنی سفارش کے لیے ان کا انتخاب فرمایا۔[76]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی للہ علیہ وسلم گھر آئے تو بڑے مسرور تھے، آپ کا چہرہ دمک رہا تھا۔ فرمایا:

تم نے سنا نہیں! قیافہ شناس مجزز مدلجی نے زید اور اسامہ کے بارے میں کیا کہا؟ اس نے ان کے پاؤں دیکھے اور کہا: یہ دونوں پاؤں ایک دوسرے سے گہرا (نسبی) تعلق رکھتے ہیں۔[77]، کوئی خوشی کی بات ہو تو گھر والوں کو اس میں شریک کیا جائے۔[78]

گھر والوں کو علاج کا طریقہ سکھانا

حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول للہ صلی للہ علیہ وسلم مجھے نظر بد کا دم کرنے کا حکم ارشاد کرتے تھے۔[79] حضرت عائشہ طیبہ رضی اللہ عنہا ہی کی دوسری روایت سے دم کرنے کا طریقہ پتا چلتا ہے کہ جس کی نظر لگے، اسے وضو کرنے کو کہا جاتا ہے، پھر بقیہ پانی سے نظر سے متاثرہ شخص کو نہانے کو کہا جاتا ہے اور اس کے لیے دعا کی جاتی ہے۔[80]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ گھر والوں کو علاج کی غرض سے دم بھی سکھا دینے چاہیئے تا کہ جب کوئی بیمار ہو تو وہ اس کا علاج خود ہی کر سکیں۔

بیوی کا شوہر کے مہمانوں کی خاطر کرنا

ایک بار نبی صلی للہ علیہ وسلم اصحاب صفہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ حضرت طخفہ بن قیس غفاری ان میں شامل تھے۔ فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا، ہمیں کھانا کھلاؤ۔ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے گندم، گوشت اور کھجوروں سے بنا ہوا دلیا (حشیشۃ، تھولی) پیش کیا۔ اسے کھانے کے بعد آپ نے مزید طلب فرمایا تو وہ چکھنے کے لیے کھجور، ستو اور گھی سے بنایا ہوا حلوہ (حیسۃ) لے کر آئیں۔ اب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کچھ پلا بھی دو۔ حضرت عائشہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے دودھ کا بڑا، پھر چھوٹا پیالہ بھیجا۔ طعام سے فارغ ہونے کے بعد اصحاب صفہ مسجد نبوی میں جا کر لیٹ گئے۔[81]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ شوہر کی طلب کے موافق بیوی کو شوہر کے مہمانوں کی خاطر کرنی چاہیئے۔

اپنے انتقال کے بعد اپنی بیوی کی فکر کرنا

حضرت عائشہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول للہ صلی للہ علیہ وسلم نے ہم ازواج سے فرمایا: میں اپنے بعد تمھاری بہت فکر رکھتا ہوں۔ تمھارا حق اہل صبر ہی ادا کر سکیں گے۔ پھر ارشاد کیا: ''میرے بعد یہ سچا اور نیک انسان، عبدالرحمن تمھارے ساتھ شفقت سے پیش آئے گا۔ اے اللہ! عبدالرحمن کو جنت کے چشمۂ سلسبیل سے سیراب کر''۔[82]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی محترم ﷺ کو اپنے اس دار فانی سے کوچ کر جانے کے بعد اپنی ازواج کے اخراجات کی فکر تھی اور اس بارے میں جس صحابی نے کردار ادا کیا، آپ ﷺ نے عمل ادا کرنے سے پہلے ہی ان کی غیر معمولی تعریف فرمائی اور ان کے لیے دعا کی کہ بھلائی کا بدلہ یہ ہے کہ بھلائی کرنے والی کو دعا دی جائے۔ نیز اپنی وفات کے بعد اپنی آل اولاد کی فکر کرنا یا انتظام کرنا بھی سنت سے ثابت ہے۔[83]

خلاصہ

اللہ کریم نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو قیامت تک کے لئے کتاب ھدائت کے ساتھ اپنا رسول بنا کر مبعوث کیا۔آپ ﷺ کی شخصیت کو زندگی کے ہر شعبہ میں کامل اور مکمل بنایا۔معاملات ہوں یا معاشرت، آپ ﷺ کی زندگی کے ایک ایک پہلوں کو مومنین نمایاں کرتے ہوئے اتباع کو لازم کر دیا گیا۔وحی الٰہی کے مطابق رسول معظم ﷺ نے ہر میدان میں اعلیٰ ترین معیارات متعین فرما دیے، جن کو مشعل راہ بنا کر کوئی بھی اپنی زندگی کو سنوار سکتا ہے۔آپ ﷺ کی سیرت کا اہم ترین پہلو آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی ہے جس کی پیروی کرتے ہوئے ہم بہترین معاشرت کی بنیادیں استوار کر سکتے ہیں۔سیدہ عائشہ صدیقہ کے ساتھ آپ کا زندگی بسر کرنا در اصل ہمارے لیے گھریلوں اور ازدواجی مسائل کو حل کرنے کے اسباق لئے ہوئے ہے۔ میاں بیوی کے تمام معاملات جو ازدواجی زندگی میں ہو سکتے ہیں جیسے بیوی کا اپنے خاوند کے لئے تیار ہونا، کنگھی کرنا، عبادت کو خاوند کے لئے ترک کر دینا، تہجد کے لئے ایک دوسرے کو جگانا، کھانا کھاتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال رکھنا، دعوت ملنے پر بیوی کو بھی ساتھ لے جانا، ورزش کرنا، باہمی محبت اور الفت کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے معاملات کو بحوالہ زیر بحث لایا گیا ہے ازدواجی زندگی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جو آپ ﷺ کا طرز عمل رہا، اس کو یہاں زیر بحث لاتے ہوئے سیرت کے پہلو نمایاں کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ مسلمین و مومنین اپنی گھریلوں زندگیوں کو رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھال سکیں۔اس مقالہ سے درج ذیل جدول کی مدد سے نتائج کو ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

خاوند کی ذمہ داریاں

جدول نمبر 1

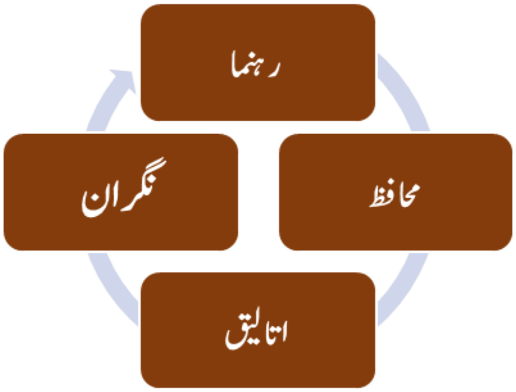

جدول نمبر 2:

شریک حیات کی بھلائی کے طریقے		
کہانی/وقعات کے حوالے		رہنمائی کے طریقے
قیامت کے دن تین جگہوں اور مقامات پر ہر ایک دوسرے کو بھول جاے گا۔	مقدس خاندان نجات کو کافی نہیں سمجھتا	بیویوں کو آخرت یاد کروانا
اکٹھے جنت جانا ممکن ہے	صبح کے وقت نماز کے لئے جگانا	ان کو نمازوں کا یاد کروانا
وہ سیدنا آدمؑ کی پسلی سے پید کی گئی ہیں	ام سلمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کی شکائت کی	بردباری/ تحمل
سمجھا کر رویوں میں اصلاح کرنا ہے	عائشہ رضی اللہ عنھا کی دشمنی	اپنی بیویوں کی فطری خیالات کی اصلاح
اخراجات میں برابری	راتوں کی تقسیم کار	بیویوں کے درمیان مساوات
عائشہ رضی اللہ عنھا بطور نرس	ادویات اور وظائف	طبّی سہولیات
سونے کے کڑوں پر زکوۃ	پردے پر تصاویر، کمرے میں کتے کا ہونا	نارضگی کے زریعے غلطیوں کی اصلاح
غزوات اور جنگوں میں ساتھ جانا	دوڑ لگانا	بیوی کے ساتھ باہر سیر کے لئے جانا
عائشہ رضی اللہ عنھا صحابہ کی استاد	بدووں سے مستقل سوالات کرنا	تعلیمی ترقی

References

[1] Al Tirmizi, Abu Essa Muhammad bin Essa (279 AH), Sunan al Tirmizi, Egytp, 1395 AH, hadith: 3895.

[2] Harvey, Michael, and Danielle Wiese. "Global dual-career couple mentoring: A phase model approach." *Human Resource Planning* 21 (1998): 33-49.

Hall, Douglas T., and Dawn E. Chandler. "Career cycles and mentoring." *The handbook of mentoring at work: Theory, research, and practice* (2007): 471-497.

[3] Eby, Lillian T. "Understanding relational problems in mentoring." *The handbook of mentoring at work: Theory, research, and practice* (2007): 323-344.

[4] Bala, Haliru. "Mentoring and mentee/protégé as a key issue in human resources management: an Islamic perspective: chapter 24." *IFE PsychologIA: An International Journal* 17, no. 1 (2009): 314-326.

Dadach, Zin Eddine. "TEACHING METHODS OF PROPHET MUHAMMAD (PBUH) IN ENGINEERING EDUCATION."

[5] Aisha Geissinger, No, a Woman Did Not "Edit the Qurʾān": Towards a Methodologically Coherent Approach to a Tradition Portraying a Woman and Written Quranic Materials, Journal of the American Academy of Religion, 10.1093/jaarel/lfw076, (lfw076), (2017).

[6] Muhsin, Sayyed Mohamed. "WOMEN, EDUCATION AND EMPOWERMENT: AN INCLUSIVE MODEL FROM THE LIFE OF AISHA (RA)."

[7] Spellberg, Denise A. *Politics, gender, and the Islamic past: The legacy of 'A'isha Bint Abi Bakr*. Columbia University Press, 1994.

[8] Hsieh, Hsiu-Fang, and Sarah E. Shannon. "Three approaches to qualitative content analysis." *Qualitative health research* 15, no. 9 (2005): 1277-1288.

[9] Al Zadi, al Sajistani, Abu Dauood, Suleman bin al Asas (275 AH), Muhaqiq: Muhammad Muhiuddin Abdul Hameed, Beirut, hadith: 3903.

[10] Ibid, hadith: 4189.

[11] Al Bukhari, al Jaifi, Abdu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari, Taba: 1, 1422 AH, hadith: 296. Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 2467. Al Tirmizi, Abu Essa, hadith: 804.

[12] Al Hanafi, Abu Muhammad Badarudin, Mahmood bin Ahmed (855 AH), Sarh Sahi Bukhari, Beirut, 259/3.

[13] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 51.

[14] Al Bihaqi, al Kharasani, Abu Bakar, Ahmed bin al Hussain (458 AH), Beirut, Taba:1, 1405 AH, p. 345/1.

[15] Al Qashiri, Al Nisapuri, Abu al Hassan Muslim bin al Hijaj (261 AH), Beirut, hadith: 1081. Al Jamia Sahi Bukhri, hadith: 382. Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 711.

[16] Al Aeni, Umdat al Qari, Sarh Sahi Bukhari, 6/3.

[17] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 922. Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 601.

[18] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 6276.

[19] Al Asqalani, al Shafi, Abu al Fazal, Ahmed bin Ali bin Hijar, Fatah al Bari Sarh Sahi Bukhari, Beirut, 1397 AH, 68/11.

[20] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 492/1.
[21] Tuhfat al Huzi, 176/3.
[22] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 512. Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 1076.
[23] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 487/2.
[24] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 1262.
[25] Al Aeni, Umdat al Qari, Sarh Sahi Bukhari, 220/7.
[26] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 326/9.
[27] Al Qazveni, Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed (273 AH), Sunan ibn Majah, Tahqeeq: Muhammad Fawad Abdul Baqi, hadith: 2374.
[28] Ibn Abideen, Al Damashqi, al Hanafi, Muhammad Ameen bin Umar bin Abdul Aziz Abideen (1252 AH), Beirut, 1412 AH, p. 418/6.
[29] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 2581. Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 6371. Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 3897.
[30] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 2135.
[31] Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 1140.
[32] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 208/5.
[33] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 1420. Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 6398.
[34] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 4755.
[35] Al Shebani, Abu Abdullah Ahmed bin Muhammad bin Humbal (241 AH), Masnad Imam Ahmed bin Humbal, 1421 AH, hadith: 24467.
[36] Al Tibrani, Abu al Qasim, Suleman bin Ahmed (360 AH), al Muajim al Kabeer, Muhaqiq: al Salfi, Hamdi bin Abdul Majeed, hadith: 19072.

[37] Al Mubarakpuri, Abu al Ula Muhammad Abdul Rehman (1353 AH), Tuhfat al Huzi Sarh Jamia al Tirmizi, Beirut, p. 101/7.
[38] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 4499.
[39] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 297. Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 620.
[40] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 370.
[41] Ibid, hadith: 2166.
[42] Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 134.
[43] Al Aeni, Umdat al Qari, Sarh Sahi Bukhari, 261/3.
[44] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 259.
[45] Al Sindhi, abu al Hassan, Muhammad bin Abdul Hadi (1138 AH), Beirut, p. 222/1.
[46] Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 1023.

[47] Ibid, haith: 7212.
[48] Ibid, hadith: 2216. Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 739.
[49] Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 2657. Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 2399. Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 783.
[50] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 2578.
[51] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 2567. Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 7565.
[52] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 6455.
[53] Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 5386.
[54] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 3831. Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 1815.
[55] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 5416.
[56] Ibid, hadith: 3097. Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 2467.
[57] Sarh al Qastalani, Irshad al Sari Sarh Sahi Bukhari, 197/5.
[58] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 292/11.
[59] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 199/5.
[60] Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 5132. Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 2792.
[61] Sarh al Novi Ali Muslim, 120/13.
[62] Ibid, hadith: 5569 / Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 5144. Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 2812.
[63] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 553/9.
[64] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 205/5.
[65] Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 5362.
[66] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 2105. Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 5584.
[67] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 2479. Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 5571. Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 4153.
[68] Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 2468.
[69] Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 1175. Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 914.
[70] Al Qashiri, Sahi Muslim, hadith: 5562.
[71] Ibid, hadith: 5564
[72] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 1565.
[73] Sarh al Qastalani, Irshad al Sari Sarh Sahi Bukhari, 41/4.
[74] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 391/10.

[75] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 3113.

[76] Fatah al Bari Labin Hijar, p. 124/11.

[77] Al Bukhari, Jamia Sahi Bukhri, hadith: 6770.

[78] Sarh al Qastalani, Irshad al Sari Sarh Sahi Bukhari, 447/9.

[79] Al Qazveni, Ibn Majah, Sunan ibn Majah, hadith: 5557.

[80] Al Sajistani, Sunan Abu Dauood, hadith: 3880.

[81] Ibid, hadith: 5040.

[82] Al Tirmizi, Abu Essa, Sunan al Tirmizi, hadith: 3749.

[83] Sarh al Mashkat lil Tayeebi al Kashif un Haqaiq al Sunan, 3897/12.